بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۳ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۳ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبوک۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون یہ ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضور کی گلے کی تکلیف کل کی نسبت کم ہے۔ حرارت میں بھی کمی ہے۔ آج نماز جمعہ حضور نے خود پڑھائی۔ اور مختصر خطبہ بھی پڑھا۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہل بیت خیریت سے ہیں۔ — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے درد نقرس پر کسی قدر زیادتی ہے۔ اور اس کے علاوہ سر اور گردن میں شدید درد ہے۔ اور قدرے حرارت بھی۔ آپ کی صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں — سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے — صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا کو کل واپس قادیان لایا جا رہا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ اور دو روز سے علاج بند ہے۔ سوائے گلوکوز کے جو طاقت کو بحال رکھنے کے لئے بطور غذا دی جا رہی ہے۔ اور کچھ نہیں دیا جا رہا۔ حالت بہت تشویشناک ہے احباب دعائے صحت کریں — حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بخار سے آرام ہے۔ البتہ کمزوری باقی ہے

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

"شہباز" کی عقل و سمجھ

اخبار "شہباز" نے احمدیت کے خلاف خود زور آزمائی کرنے کے بعد اور اپنی خوش کلامی کا شہرہ دہلی تک پہنچا دینے اور وہاں کے اخبار "انصاری" کی فہرست بعنوان "صحافتی تخنڈہ پن کی چند قابل مذمت مثالیں" میں اپنا نام سب سے پہلے درج کرانے اور یہ سند حاصل کر لینے کے بعد کہ "پہلا نمونہ اس قدر گندہ ہے کہ اس کے الفاظ کا نقل کرنا بھی ہم پر گراں ہے"۔ اب ہر اس تحریر سے اپنے صفحات سیاہ کرانے شروع کر دئیے ہیں۔ جو احمدیت کے خلاف خواہ کوئی لکھ کر بھیجدے۔ اور خواہ کیسی ہی لغو کیسی ہی مضحکہ خیز اور کیسی ہی جہالت سے پُر ہو۔

مثال کے طور پر یکم ستمبر کے تازہ پرچہ "شہباز" میں شائع شدہ ایک تحریر کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو "مرزائی امت کے عقائد" کے عنوان سے اور اس ادعا کے ساتھ کہ "مرزائیوں کے عقائد ان کی اپنی زبانی دو چار سطور میں" شائع کی گئی ہے۔ اور جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ

"قادیانی اور ان کی وساطت سے وہ مسلم لیگی جنہوں نے جمہور اسلام کے خلاف انہیں مسلمان تسلیم کر لیا ہے غور سے ان کے عقائد پڑھیں۔ اور پھر انصاف سے بتائیں۔ کہ اس گروہ کے کفر میں کوئی شک ہے۔"

اس تمہید کے بعد جو کچھ لکھا ہے۔ جب اس پر غور نہیں بلکہ اسے سرسری نگاہ سے ہی دیکھا جائے۔ تو لکھنے اور خاص کر اسے ایسے رنگ میں شائع کرنے والوں کی عقل اور سمجھ پر رونا آتا ہے۔ کہ وہ نہایت سادہ عبارت اور آسان الفاظ کا مفہوم سمجھنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے اور کھڑے "مرزائی امت کے عقائد" پر بحث کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن دراصل اپنی جہالت اور بے علمی کے مظاہرہ پر غور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ اور دوسرے لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں۔

مذکورہ بالا تحریر میں بزعم خود ہمالیہ پہاڑ جتنی وزنی دلیل جو پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ "خلیفہ قادیان محمود احمد صاحب اپنے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار "الفضل" جلد ۱۶ نمبر ۸۲ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء میں فرماتے ہیں۔

"انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی۔ وہ نبی بھی کیسا نبی ہے۔ جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ جس کے بچانے کے لئے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ حضرت محمد رسول اللہ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے۔"

اس کے بالمقابل ملاحظہ ہو مرزا محمود احمد صاحب کی تقریر مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء

"سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لئے ہر احمدی کو **اپنے خون کا آخری قطرہ** تک بہا دینے میں دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی ہتک ہے۔"

یہ امر تو قابل شکریہ ہے کہ اقتباسات درست اور صحیح پیش کئے گئے ہیں۔ اور الفاظ میں بے جا تصرف نہیں کیا گیا لیکن ان اقتباسات سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے۔ وہ یقیناً قابل افسوس ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہم پر اس کی زد پڑتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اسے اخذ کرنے اور پھر اسے شائع کر کے پبلک میں پیش کرنے والوں کی کم فہمی بے عقلی اور بے علمی ثابت ہوتی ہے۔ ٹھنڈے دل سے سوچنے کی تلقین کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ کی عزت کی خاطر قربانی کرنا نادانی اور مرزا غلام احمد آف قادیان اور سلسلہ احمدیہ کی ہتک کے پیش نظر ہر احمدی کے لئے مقدم چیز ہے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینا۔ تاکہ مخالف ان پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ فرق ظاہر ہے۔"

اس کے بعد فیصلہ یہ دیا ہے کہ

"جو انسان اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت پر کٹ مرنا فخر نہ سمجھے۔ وہ کافر نہیں بلکہ مرتد ہے۔ اسی لئے علمائے کرام نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج ٹھہرایا ہے۔"

گویا احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہے۔ جو "شہباز" نے اپنے اس (یکم ستمبر) پرچہ میں پیش کی ہے لیکن ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ کوئی معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی پیش کردہ الفاظ سے وہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا۔ جو "شہباز" نے اس طمطراق کے ساتھ کیا ہے۔ قبل اس کے "شہباز" کی اس کوتاہ فہمی اور کم عقلی کو بے نقاب کیا جائے۔ یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ مذکورہ بالا اقتباسات جن تقریروں سے لئے گئے ہیں ان کا اصل موضوع کیا تھا۔ اقتباس اول اس خطبہ کا ہے جس میں راجپال کے قتل کا ذکر کیا گیا۔ جسے ایک مسلمان نے اس لئے قتل کر دیا تھا۔ کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والی ایک کتاب شائع کی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر مسلمانوں کے اخلاق کی حفاظت کے لئے جہاں یہ ثابت فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں کسی ایک شخص کو بھی اس لئے قتل نہ کیا گیا۔ کہ اس نے آپ کی کسی رنگ میں ہتک کی تھی حالانکہ ہتک کرنے والے موجود تھے۔ وہاں یہ بھی فرمایا کہ قتل پر آمادہ ہو جانے کا طریق غلط ہے۔ اس سے قوموں کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے وہ الفاظ فرمائے جو "شہباز" نے نقل کئے ہیں۔ اور جنہیں کسی کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نہ کہ یہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا موقعہ پیش آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت کی خاطر اپنا خون پیش کرنے کی ضرورت ہو تو پیش نہ کیا جائے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا اقتباس اس خطبہ کا ہے۔ جو اس زمانہ میں پڑھا گیا۔ جب احرار بڑے زور کے ساتھ یہ عزم لے کر اٹھے تھے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور کوئی ایک احمدی بھی دنیا میں باقی نہ رہنے دیں گے۔ اس وقت کیا ہندو کیا مسلمان کیا سکھ اور کیا حکومت کے کل پرزے انکے حامی اور مددگار بنے ہوئے تھے۔ ایسے شدید خطرہ کے وقت آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ کسی کے قتل پر آمادہ ہو جاؤ۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ "ہر احمدی کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے"۔

اب غور فرمایئے۔ جو اخبار کسی کو قتل کرنے اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اسے عقل سمجھ کا دشمن نہ کہا جائے۔ تو اور کیا کہا جائیگا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے اقتباس میں یہ تلقین فرمائی۔ کہ قاتل نہ بنو حتّٰی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنیوالے کو بھی قتل کرنیکا خیال نہ کرو کیونکہ کسی ایک ہتک کرنیوالے کو قتل کر دینے سے ہتک کا ازالہ نہ ہو جائیگا۔ بلکہ اس سے چڑ کر اور زیادہ ہتک کرنے والے کھڑے ہو جائینگے۔ اور اس قتل کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کا نتیجہ قرار دے کر زیادہ سے زیادہ ہتک کا ارتکاب کریں گے۔ مگر دوسرے اقتباس میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اپنے پیشواؤں کی عزت اور عظمت کی خاطر خون کا آخری قطرہ تک بھی پیش کرنا پڑے۔ تو کر دو۔ یہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں اور کسی سمجھدار انسان کے وہم میں بھی یہ نہیں آسکتا۔ کہ ان میں سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی خاطر قربانی کرنا نادانی قرار دیا گیا ہے۔ مگر "شہباز" کے متعلق کیا کہا جائے۔ جس نے جماعت احمدیہ کے خلاف رطب و یابس جمع کرنے کی خاطر اپنی عقل و سمجھ کا دیوالہ نکال رکھا ہے۔

حضرت نواب محمد علیخان صاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کیلئے درخواست دعا

شملہ ۱۲ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام احباب جماعت اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست کرتی ہیں۔ کہ رمضان المبارک میں حضرت نواب صاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت نواب صاحب کی بیماری میں گذشتہ قریباً دو ماہ میں پہلے کی نسبت یہ فرق رہا ہے۔ کہ وقفہ زیادہ اور وقفہ کے ایام میں پیشاب بھی قریباً صاف ہوتا۔ اور دورہ کا وقت کم۔ مگر پرسوں سے خون پھر زیادہ آ رہا ہے۔ احباب جماعت خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب کی رائے
مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ "المصلح الموعود" کے متعلق

"پیغام صلح" کے ایڈیٹر انعام الحق صاحب غیر مبایعین کے ایجنٹ کی حیثیت سے حیدرآباد میں ایک عرصہ سے مقیم ہیں۔ اور اپنی انجمن کے لٹریچر کی اشاعت ان کا کام ہے۔ انہوں نے گذشتہ جولائی میں مولوی محمد علی صاحب کے مرتبہ رسالہ "المصلح الموعود" کی ایک کاپی جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجی۔ اور اس کا مطالعہ کرنے کی درخواست اپنی تحریر کے ذریعہ کی۔ مطالعہ کتاب مذکور کے بعد جناب نواب صاحب نے حسب ذیل مختصر سا جواب لکھا:- "جناب مکرم! کارڈ مورخہ ۱۴ شہریار ۱۳۵۳ف معہ آپکے مرسلہ رسالہ "المصلح الموعود" پہنچا۔ یہ رسالہ افاخیر هند کے نوحہ کے ساتھ شروع ہو کر آیت شریفہ الّا ابلیس ابٰی واستکبر وکان من الکافرین کی مکمل تفسیر ہے۔ مبارک ہو ع بہ زندہ بلند نالہ جس کو دل گیا

اکبر یار جنگ

معیّن وقت سے پہلے ادا کرنے میں ثواب زیادہ ہے

"تحریک جدید" کا ہر وہ مجاہد جو اس جہاد میں حصہ لے رہا ہے۔ اور اسکی سال دہم کا چندہ ادا نہیں ہوا۔ کیونکہ اس نے وعدے کے وقت یہ لکھا تھا۔ کہ میں "آخر سال" یعنی نومبر میں یا "دوران سال" میں یا اکتوبر یا ستمبر میں ادا کروں گا۔ یا وہ جو قسط وار ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر ان کی ایک دو قسطیں رہ گئی ہیں۔ ایسے تمام احباب کوشش کر کے ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر دیں۔ کیونکہ وقت معین سے پہلے ادا کرنے میں ان کو ثواب زیادہ ہوگا اور رمضان المبارک کے اندر اندر جس دن ان کا وعدہ سال دہم پورا ہو جائیگا۔ اسی دن ان کا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے واسطے پیش کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پس آپ زیادہ سے زیادہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا وعدہ مرکز میں بھیجکر دفتر محاسب سے رسید حاصل فرمائیں۔ مگر آج سے ہی اس کے لئے ماحول پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کا ذکر خیر

معاصر "ریاست" دہلی اپنے ۲۰ اگست کے پرچہ میں اپنی ایک سرگذشت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:- "خان بہادر میاں محمد صادق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی۔ (جواب ریٹائر ہو چکے ہیں) لاہور کی احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مذہبی قسم کے بہت شریف اور نیک بزرگ ہیں۔ آپ نے شاید اپنی تمام زندگی میں کبھی ایک پیسہ رشوت نہیں لی۔ اور نہ جھوٹے مقدمے بنائے۔ آپ موگا ضلع فیروزپور کے علاقہ میں کئی برس سب انسپکٹر اور انسپکٹر پولیس رہے۔ اور وہاں آپ کے رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس کے ساتھ بہت گہرے تعلقات تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر متھرا داس جب کبھی دہلی تشریف لاتے اور ایڈیٹر "ریاست" کے مکان پر ٹھہرتے تو میاں محمد صادق بھی ڈاکٹر صاحب سے ملنے کے لئے ایڈیٹر "ریاست" کے مکان پر تشریف لاتے۔ اس ذریعہ سے ایڈیٹر "ریاست" کی میاں محمد صادق سے ذاتی واقفیت تھی"۔

ان سطور میں ہم صرف اتنا تحریر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خان بہادر صاحب موصوف اپنی فطری نیکی اور حق پسندی کی وجہ سے لاہوری پارٹی کی غیر دیانتدارانہ اور خلاف اسلام حرکات سے متنفر ہو کر جماعت احمدیہ قادیان میں داخل ہو چکے ہیں۔

جلال پور جٹاں کے حادثہ پر اظہار رنج و افسوس

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور احمدی نہیں ہوں۔ مگر قصبہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے حالات جہاں ایک احمدی خاتون کی میت کی انتہائی بے حرمتی کی گئی ہے پڑھے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے تھوڑا ہے۔ اور ایسے فعل کا ارتکاب بھی مسلمانوں کے ہاتھوں ہونا بتاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں سے اب اسلامی اخوت اور خلوص اٹھ چکا ہے اور رسول پاک کی تعلیم کو چھوڑ چکے ہیں۔ لہٰذا مجھے ایسے لوگوں پر سخت افسوس ہے جنہوں نے ایسی درندگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس کا کہ اسلام کبھی بھی روادار نہیں ہے۔

محمد حسین سپلائی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی

ایک غلط فہمی کی اصلاح

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں کسی مستری الہ بخش کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک نہایت گستاخانہ خط چھپا تھا۔ چونکہ کسی زمانہ میں مجھے بھی مستری کہا جاتا تھا۔ اسلئے میں احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ میرا اس خط سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات سے پوری پوری عقیدت رکھتا ہوں۔ نیز ایک عرصہ سے میرے نام کیساتھ چودہری لکھا جاتا ہے۔ نہ کہ مستری۔

بقلم خود چودہری الہ بخش سابق کیپر الہ بخش پریس قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھوں کے غیر معقول اعتراضات

قادیان میں ۲۱، ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء کو سکھوں نے جلسہ کیا۔ جب اس جلسہ کی اطلاع دفتر نظارت دعوۃ وتبلیغ میں پہنچی۔ تو حضرت ناظر صاحب نے ایک چٹھی تحریر فرمائی۔ جو گورمکھی میں چھپوا کر ۲۱ کی صبح کو امرتسر میں سکھ لیڈروں اور قادیان آنے والے سکھ لیکچراروں کو دستی پہنچائی گئی۔ اس میں حضرت ناظر صاحب کی طرف سے سکھوں کو لکھا گیا۔ کہ قادیان ہمارا مذہبی اور مرکزی مقام ہے۔ آپ لوگ یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر آپ ان دنوں تحقیق حق کی غرض سے کسی اختلافی مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کرنا چاہیں تو ہم اس کیلئے آپ کو خوشی سے مشورہ دینگے نیز اگر آپ پسند فرمائیں تو ہم آپ لوگوں کو چائے کی دعوت دیتے ہیں تا میل ملاپ کا بھی موقعہ مل سکے اس کے علاوہ یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اگر آپ لوگ ہمیں موقعہ دیں۔ تو ہم آپ کے جلسہ میں اپنے خیالات آپ تک پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس چٹھی کا کوئی جواب نہ ملا۔ سکھوں کا جلسہ ہوا۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ یہ ایک مذہبی جلسہ ہے۔ سکھ گیانی اس جلسہ میں گورمت پر لیکچر دینگے۔ سکھ مذہب کے خصوصی اصول کی فلاسفی بیان فرمائیں گے۔ لیکن اسکے بالکل برعکس سکھ لیکچرار صاحبان نے اپنا تمام وقت پاکستان کی مخالفت سکھ راج قائم کرنے کی تعلیوں اور مغل بادشاہوں کو کوسنے میں صرف کر دیا۔ اس کے علاوہ بعض اسلامی مسائل پر بھی نکتہ چینی کی۔ اس سلسلہ میں کئی ایسی باتیں کہی گئیں۔ جو سکھ مذہب کے بھی سراسر خلاف تھیں۔ چونکہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے اکثر پرچارک سیاسی رو میں بہے جا رہے ہیں۔ اس لئے وہ اکثر اوقات ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جو ان کے اپنے مذہب کے بھی خلاف ہوتی ہیں۔ چنانچہ کہا گیا۔ کہ سکھ مذہب میں جنت کی خوشخبریاں اور حوروں کے لالچ اور دوزخ کے ڈراوے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے چندوں کو بھی قابلِ اعتراض سمجھا گیا۔ اور منارۃ المسیح پر بھی آوازے کسے گئے۔ یہ باتیں کہنے والوں نے اپنی طرف سے احمدیت پر اعتراض کئے لیکن۔ دراصل یہ تمام اعتراضات سکھ مذہب پر بھی وارد ہو رہے تھے۔ گورو گرنتھ صاحب جنت کی خوشخبریوں سے بھرا پڑا ہے بلکہ سکھوں کو تو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ:

داس کبیر تیری پناہ سمانا
بہشت نزدیک راکھو رحماناں

(صہ ۱۱۶۱)

یعنی اے مولا ہم تیری پناہ میں آتے ہیں تو ہمیں جنت کے نزدیک رکھیو۔

نیز حضرت بابا نانک ؒ کا ارشاد ہے:
"گلیں بہشت نہ جائیے چھٹے عمل کمائے"

(محلہ ۱ صہ ۱۴۱)

حوروں کے بارہ میں گورو گرنتھ صاحب میں مذکور ہے۔ کہ:-

بہشت پیر لفظ کمائے انداذہ
حور نور مشک خدایا بندگی اللہ اللہ جرا

(محلہ ۵ صہ ۱۰۸۴)

یعنی امام وقت کی پیروی سے انسان کو وہ جنت حاصل ہوتی ہے جسمیں حوریں نور اور مشک ہے۔ اور وہاں ذکر الٰہی کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب کا مندرجہ ذیل شبد بھی حوروں کے مسئلہ پر روشنی ڈالتا ہے:-

شانت پائی گورستگور پورے
سکھ اپجے باجے انہت تورے
تاپ پاپ سنتاپ بناسے
ہرسمرت کل دکھ سب ناسے
اند کرو مل سندر ناری
گورنانک میری پیج سواری

(محلہ ۵ صہ ۸۰۶)

دوزخ سے گورو گرنتھ صاحب میں اسطرح ڈرایا گیا ہے:-

ادتھے سچو ہی سچ نبیڑے
چن دکھ کڈھے ججما لیا
تھاؤں نہ پائن کوڑ یار
منہہ کالے دوزخ جالیا

(محلہ ۲ صہ ۴۶۳)

ایک اور مقام پر کہا گیا ہے:-

پاپ کرینارڑ سر پر مٹھے
عزائیل پھڑسے پھڑ کٹھے
دوزخ پائے سر جنہارے لیکھا منگے بانیا

محلہ ۵ صہ ۱۰۲۰

اس کے علاوہ حضرت بابا نانک صاحب ؒ کا ارشاد ہے:-

ننگا دوزخ چالیا تاں دسے کھڑا ڈراونا

(محلہ ۱ صہ ۴۷۱)

اب غور فرمائیے جن سکھوں نے ہم پر اعتراض کئے۔ انہوں نے دراصل گورو گرنتھ صاحب پر اعتراض کئے۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب میں جنت کی خوشخبریاں اور دوزخ کے ڈراوے اور حوروں کا تذکرہ کئی مقامات پر کیا گیا ہے منارۃ المسیح پر اعتراض کرنے والے بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ سینکڑوں اور ہزاروں گوردوارے قومی روپیہ سے ہی بنائے گئے ہیں اگر ہم نے ایک منارہ قومی روپیہ سے بنا لیا۔ تو یہ کیونکر قابل اعتراض ہو سکتا ہے پھر ہمارے چندوں پر اعتراض کیا گیا خدا کا فضل ہے۔ کہ ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جیب خاص سے ہزاروں روپیہ سالانہ احمدیت کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس سکھ گورو صاحبان کے خاندان قوم کے چندوں پر پرورش پاتے تھے۔ تواریخ گورو خالصہ صہ ۴۴۴ میں مرقوم ہے۔ کہ گورو ارجن صاحب نے اپنے ایک سکھ بھائی منجھ سے دو مرتبہ گیارہ روپے بطور چندہ طلب کئے۔ پہلی مرتبہ تو اس غریب نے اپنی لڑکی فروخت کی۔ اور دوسری مرتبہ اپنی بیوی کو رہن رکھا۔ اور گورو صاحب کا مطلوبہ چندہ پورا کیا۔ نیز گور پرتاپ سورج گرنتھ میں مرقوم ہے۔ کہ سکھوں کے آٹھویں گورو کے مرنے کے بعد گورویائی پر جھگڑا پیدا ہو گیا۔ بہت سے لوگ گورو بن گئے۔ گورو تیغ بہادر صاحب کی والدہ ماجدہ نے جو گورو ہرگوبند صاحب کی بیوی اور گورو گوبند سنگھ صاحب کی دادی تھیں۔ اپنے بیٹے سے کہا۔ کہ تم بھی اپنے آپ کو گورو ظاہر کرو۔ تا ہمیں بھی آمد ہو۔ ہمارے شریک بہت مالدار ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہ گورو بن کر سب رقم وصول کر رہے ہیں جیسا کہ مرقوم ہے:-

ہے سُت جو پروار گذارا
آئے دہرتے ہوت اپارا
دھنی شریک ہمارے بھئے
ایشور ادھک بھن ڈھک ٹھئے

(راس ۱۱ انسو ۶)

ہماری جماعت محض تبلیغ کے لئے جو چندہ جمع کرتی ہے وہ تو سکھوں کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ لیکن سکھ گورو صاحبان کے خاندان قوم کے چندوں سے پرورش پاتے تھے۔ وہ قابل اعتراض نہیں؟

بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ گورو تیغ بہادر صاحب کی والدہ صاحبہ نے بھائی گڑھیا اور دوارکا داس کو (جو ان دنوں بہت مشہور تھے) اس غرض کے لئے بلوایا کہ وہ گورو تیغ بہادر کو گورو مشہور کرنے میں امداد دیں۔ اس غرض کے لئے دس ہزار روپیہ دینا بھی تسلیم کیا۔ جیسا کہ لکھا ہے:-

دس ہزار دیوں گو مانا (راس ۱۱ انسو ۲)

خاکسار عباد اللہ گیانی (باقی)

رمضان کے روزہ کے شرائط

رمضان ہمیں نیکی اور بھلائی کا سبق سکھانے آتا ہے۔ اور مقصد اس کا یہ ہے کہ ہم اپنی ساری زندگی اس ایک مہینہ کی زندگی کی طرح نیکی اور صلاحیت میں گذارنے کی کوشش کریں۔ یہ ٹریننگ کا مہینہ ہمیں ہر سال اس بات کی مشق کراتا ہے۔ کہ ہمارا اصل راستہ کونسا ہے۔ پس ان ایام میں ہمیں روزہ پوری شرائط کے ساتھ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر ٹریننگ ہی صحیح نہ ہو تو باقی زندگی کیونکر سنور سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہٗ وشرابہٗ (بخاری)

یعنی روزہ کی حالت میں جو شخص جھوٹا قول اور جھوٹا فعل نہیں چھوڑتا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔ کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے پس رمضان ہمیں صرف بھوکا پیاسا رکھنے نہیں آتا۔ بلکہ کھانے پینے کے علاوہ ہم سے ہر بُری بات بھی ترک کرواتا ہے۔ اس سبق سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا اور اسکے مطابق اپنی عملی زندگی کو ڈھالنا رمضان کا مقصد ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"متحدہ عزم - متحدہ ارادے - اور متحدہ کوشش"

خاور خلافت

کی ضیاپاش شعاعیں

وابستگانِ عہدِ خلافت کی ارضِ قلوب پر

محاسبہ!!!

عہدہ داران جماعت! مخلصین بزرگان سلسلہ! نوجوانان احمدیت! آپ احباب کی خدمت میں ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ ارشادات پر جس قدر آپ نے تعمیل فرمائی ہے اس کا محاسبہ فرمائیں۔ کہ کب ان ارشادات مقدسہ کی پوری پوری تعمیل ہو چکی ہے۔ اور آپ کے ہاں نہ صرف مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہو چکی ہے بلکہ اس کی تنظیم بھی مکمل ہو چکی ہے۔ جو مخلصین جماعت اپنے ہاں مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی مساعی مکمل کر چکے ہوں ازراہ کرم ایک تنقیحہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ کو ارسال فرمائیں۔

نوجوانان احمدیت

"ہندوستان میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے، وہاں کے نوجوانوں کے لئے جو پندرہ سال سے زیادہ اور چالیس سال سے کم عمر کے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا"

احمدی ماں باپ

"ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کرائیں" "ہر وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو اس میں شامل کرنے میں حرج کریں گے سمجھا جائیگا۔ کہ وہ اپنے بچوں کو سچا مسلمان بنانے کی خواہش نہیں رکھتے"

احمدی جماعتیں

"ہر وہ جماعت جو اس تحریک کو کامیاب بنانے میں حصہ نہ لے گی۔ اور اپنے نوجوانوں کو اس میں شامل ہونے پر مجبور نہ کرے گی۔ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ اپنے فرض کو ادا نہیں کر رہی"

عہدہ داران جماعت

"اب پھر جماعتوں کے پریذیڈنٹوں سیکرٹریوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور نوجوانوں کو اس بات پر مجبور کریں کہ "خدام الاحمدیہ" میں شامل ہوں"

ارشادات

سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ

احمدیت کی ترقی

کے

دن قریب ہیں

مگر

متحدہ عزم ——— متحدہ ارادے ——— اور متحدہ کوششیں

اپنے اندر جو اثر رکھتی ہیں وہ بہت وسیع ہوتے ہیں

اسلئے

جماعت کا ہر فرد اس امر میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائے

کہ تا

ہندوستان کا ہر احمدی نوجوان خدام الاحمدیہ میں جلد از جلد شامل ہو جائے

جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

126

تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم

جن دوستوں نے تفسیر کبیر جلد اول اور جلد دوم کے لئے پیشگی قیمت دی ہوئی ہے۔ وہ اگر اسے جلد ششم حصہ چہارم میں تبدیل کرانا چاہیں تو تاریخ اور مقدار رقم سے اطلاع دیکر تبدیل کرا سکتے ہیں

نیز دوست جلد ششم کے لئے بجائے محض نام لکھانے کے قیمتوں کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیں کیونکہ اس صورت میں ان کی طرف سے پختہ آرڈر سمجھ کر۔ ان کے لئے کتاب ریزرو ہو جائے گی۔ انچارج تحریک جدید قادیان

موصی صاحبان مطلع رہیں

ہر ایک موصی کو اس دفعہ ایک فارم بحبب آمد بھیجا گیا ہے۔ اس کے متعلق بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ کیا قحط الاؤنس یا جنگ الاؤنس وغیرہ پر بھی حصہ آمد واجب ہے سو احباب مطلع رہیں کہ قحط الاؤنس یا جنگ الاؤنس پر بھی حصہ آمد واجب ہے جس طرح تنخواہ پر واجب ہے۔ اس میں جو حلفیہ الفاظ درج کئے گئے ہیں۔ ان کے نیچے موصی کو دستخط کرنے چاہئیں۔ اور فارم بعد تکمیل جلد واپس کر دینا چاہیئے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائیگا جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا ناظر بیت المال

ضرورت پتہ

عرصہ سے ابو الفیض محمد عبدالحی صاحب بنگالی نے نہ تو خود کوئی پتہ دیا ہے۔ اور نہ کوئی رقم حصہ وصیت میں ادا کی ہے۔ اگر یہ اعلان اُن کی نظر سے گزرے تو خود جلد از جلد دفتر کو اطلاع دیں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو تو وہ اطلاع دیں۔ ورنہ کچھ انتظار کے بعد وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نادر موقع

سٹیشن سے بالکل قریب آبادی کے اندر محلہ دار البرکات میں ۲۰ اور ۱۰ فٹ کے راستوں پر نہایت باموقع ۷ مرلہ زمین قطعہ ۲۲۵ قابل فروخت ہے خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

شریف احمد احمدی شاہدرہ ضلع لاہور

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر۔ اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت یک صد قرص عہ پچاس قرص ۱۳ار

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

مکان قابل فروخت

ایک عالی شان اور وسیع مکان جو چار کنال زمین پر تعمیر شدہ ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی کے متصل واقع ہے۔ قابل فروخت ہے۔ زنانہ صحن میں کنواں اور مردانہ صحن میں نلکا لگا ہوا ہے

المعلن غلام حسن سفید پوش

حسن منزل۔ محلہ دار الفضل قادیان

ضرورت رشتہ

ضلع سرگودھا کے معزز ارائیں خاندان کے ایک مخلص احمدی نوجوان عمر ۲۳ سال کے لئے جو اسوقت بمشاہرہ مبلغ سو روپے سرکاری ملازم ہیں کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی بہمہ صفت متصف دیندار اور امور خانہ داری سے واقف ہو۔ تعلیم مڈل تک ہو۔ ضلع گورداسپور۔ جالندھر۔ لاہور۔ لائلپور۔ گجرات سرگودھا کے ارائیں قوم کے رشتہ کو ترجیح دیجائیگی

خط و کتابت ح معرفت منیجر الفضل ہو۔

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

۲۰۰۰۰

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے جیسا کہ سرور انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی تحقیقاً یقیناً اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا (ابو داؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اسی طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بہت سے لوگ آپ کی جماعت کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھ کر یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپ کے دوسرے دعووں کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو اور گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ اے لوگو! خدا کا خوف کرو۔ اور کچھ تو عقل سے کام لو تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے رہو گے۔ اس لئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے۔ تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے؟ اسے ہمارے پاس پیش کرو۔ اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں ورنہ صحیح بخاری کی حدیث یاد رکھو۔ اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دو فرشتوں کی طرف سے پرسش ہوگی کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو پایا یعنی ماننے والوں کے لئے جنت۔ اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاتم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ہم سب پر یہ بجا لانا فرض کیا ہے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ریلوے مسافروں کو

انتباہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بریک وین میں سامان دینے سے قبل ضروری ہے کہ ہر پیکج اچھی طرح پیک کیا جائے تسموں سے باندھ دیا جائے۔ یا مقفل کر دیا جائے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں رسک نوٹ فارم الف پر عمل درآمد کیا جائے گا جس کی رو سے ریلوے تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاتی ہے۔

آپ کو متنبہ کر دیا گیا ہے

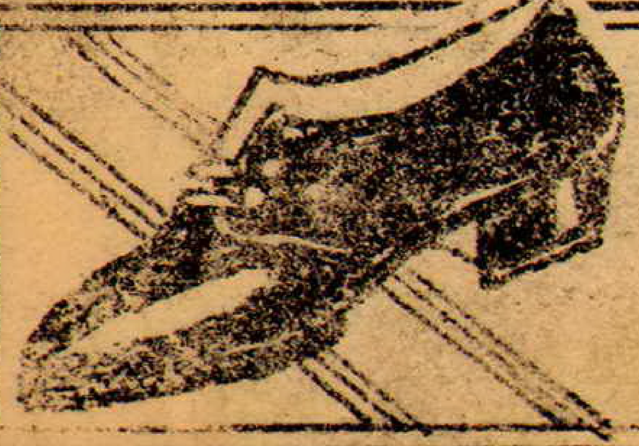

قادیان میں مضبوط اور ارزاں بوٹوں کی ایک ہی دکان

سرگودھا شو کمپنی قادیان بڑا بازار

جس میں ہر قسم کے بوٹ۔ فل سلیپر۔ زری سینڈل اور پشاوری چپل زری وجوتی زری وغیرہ بارعایت مل سکتی ہے ——— تشریف لاکر آزمائیں ——— !

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن یکم ستمبر۔ فرانس کی لڑائی اب آخری مرحلہ پر پہنچ رہی ہے۔ شمالی فرانس کے علاقہ میں اتحادی فوجیں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ اور جرمن فوجیں بڑی افراتفری سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اتحادی فوجوں نے ایمیئنز کے قریب دریائے سوم پار کر لیا ہے اور کچھ دستے ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ بلجیم کی سرحد صرف پانچ میل دور رہ گئی ہے۔ امریکن اور کنیڈین دستے جو جرمنی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ جرمنی کی سرحد سے صرف ۸۰ میل دور رہ گئے ہیں۔ جرمن اس تیزی سے بھاگ رہے ہیں کہ امریکن فوجیں اس رفتار سے تعاقب نہیں کر سکتیں۔

لندن یکم ستمبر۔ جنوبی فرانس میں فرانسیسی فوجیں سپین کی سرحد سے ۵۰ میل دور تک پہنچ چکی ہیں۔

ماسکو یکم ستمبر۔ روسی فوجیں فتح کا جھنڈا لہراتی ہوئی بخارسٹ میں داخل ہو چکی ہیں۔ شہر کے باہر بہت سی رکاوٹیں کھڑی کی گئی تھیں۔ مگر روسی ٹینک ان کو توڑ کر اندر داخل ہو گئے۔ لوگوں نے بڑے جوش سے استقبال کیا۔ بہت سے جرمن سپاہی پکڑے گئے ہیں۔ اور بہت سا سامان بھی ہاتھ لگا ہے۔ بیلوسٹی کے محاذ پر ۲۱ ہزار جرمن گھیرے گئے ہیں۔

ماسکو یکم ستمبر۔ جو روسی فوجیں بحیرہ اسود کے کنارے سے بڑھ رہی ہیں۔ وہ بلغاریہ کی سرحد سے چند میل دور رہ گئی ہیں۔ حکومت بلغاریہ نے بلغاریہ اور ترکی کی سرحد بند کر دی ہے۔ اور اس کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔

لندن یکم ستمبر۔ ہنگری نے اتحادیوں کی شرائط صلح تسلیم کر لی ہیں۔

کانڈی یکم ستمبر۔ برما میں چودھویں فوج کے دستے ٹیڈم روڈ پر اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

بمبئی یکم ستمبر۔ بمبئی یونیورسٹی میں ہندوستانی ہوابازوں کی ٹریننگ کی سکیم گورنر نے منظور کر لی ہے۔ جو تجربہ کے طور پر ایک سال کے لئے منظور کی گئی ہے۔

لندن یکم ستمبر۔ برطانوی پریس اس بات پر زور دے رہا ہے کہ جنرل منٹگمری کو ان کی شاندار خدمات کے مد نظر فیلڈ مارشل بنا دیا جائے۔

لندن یکم ستمبر۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ ہنگری کا سابق وزیر اعظم کل فوت ہو گیا۔ چند ہی روز ہوئے وہ مستعفی ہوا تھا۔

لندن یکم ستمبر۔ وارسا کے شمال مشرق میں روسیوں نے دشمن کے بہت سے جوابی حملے روک لئے۔

لندن یکم ستمبر۔ پانچ سال قبل اسی تاریخ کو ہٹلر نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ اس تقریب پر مسٹر چرچل نے اہل پولینڈ کے نام پیغام میں کہا کہ انہوں نے دشمن کا جس رنگ میں مقابلہ کیا۔ تمام آزاد لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور سب کی نگاہیں وارسا کی آزادی پر لگی ہوئی ہیں۔

لندن یکم ستمبر۔ اٹلی میں اب اتحادی فوجیں پیسارو اور فولیا کے درمیان گاتھک لائن کی اصل قلعہ بندیوں پر حملے کر رہی ہیں۔ پولش سپاہی پیسارو کے شہر پر قبضہ کر چکے ہیں۔

ماسکو یکم ستمبر۔ روسی فوجوں کے بخارسٹ میں داخلہ پر کل یہاں ان کے اعزاز میں سلامی دی گئی۔

لندن یکم ستمبر۔ بلقانی ریاستوں میں بھی جرمنوں کے خلاف بغاوت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ یوگوسلاویہ کے حمایتی وطن نے بلگریڈ کے جنوب میں تین اور شہر آزاد کرا لئے ہیں۔

لاہور یکم ستمبر۔ ڈائرکٹر سول سپلائی نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ۲۴ راگست کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۲۸۹۹ ٹن غلہ دوسرے صوبوں کو بھیجا گیا۔ پنجاب میں آلوؤں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہم بہار سے اسی ہزار ٹن اور یو۔پی سے بیس ہزار ٹن آلوؤں کے بیج منگوا رہے ہیں۔ سیالکوٹ۔ جالندھر۔ لدھیانہ ملتان اور شملہ میں راشن بندی کے سلسلہ میں ابتدائی انتظامات ہو رہے ہیں۔ بادامی باغ فلور ملز کے آٹے کی بیس ہزار بوری کو مضر صحت ہونے کی بنا پر نامنظور کیا گیا ہے۔ اسے یا تلف کیا جائے گا۔ یا کسی دوسرے مصرف میں لایا جائے گا۔ اس نقصان کی ذمہ داری سنڈیکیٹ پر ہے۔

چنگکنگ یکم ستمبر۔ چینی فوجوں نے حسان چنگ لو پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اور اب پسپا ہونے والی جاپانی فوج کا تعاقب کر رہی ہیں۔

لندن یکم ستمبر۔ برطانیہ کے نائب وزیر اعظم میجر اٹیلی جو ان دنوں اٹلی میں ہیں پوپ سے بھی ملاقات کریں گے۔

پیرس یکم ستمبر۔ جنرل ڈیگال نے جنرل کترو کو شمالی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات کا ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔

لندن یکم ستمبر۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ محب وطن دستوں نے یوگوسلاویہ کے دارالسلطنت بلغراد پر چھاپہ مارا جرمن سپاہیوں کی بارکوں میں جا گھسے۔ تمام رات لڑائی جاری رہی جس میں ایک پوری جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا گیا۔

سٹاک ہالم یکم ستمبر۔ کل فنی وزیر خارجہ یہاں پہنچا اور دو گھنٹہ آرام کرنے کے بعد روسی سفارت خانہ کی طرف جاتا دیکھا گیا۔ اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ فن لینڈ غالباً روس کے ساتھ انہی شرائط پر صلح کرے گا روس نے اپریل میں اسے پیش کی تھیں۔ جرمنوں کو بھی خطرہ ہے کہ فن لینڈ روس سے نہ مل جائے۔ اس لئے انہوں نے ایک مشہور نازی لیڈر کو اپنا سفیر بنا کر ہلسنکی روانہ کیا ہے۔ تا وہ فنی وزراء کو قابو میں رکھ سکے۔

لندن یکم ستمبر۔ وارسا کی پولش گورنمنٹ کی اطلاع ہے کہ اس وقت ۲½ لاکھ پول بے خانماں پھر رہے اور بھوکوں مر رہے ہیں انٹرنیشنل ریڈ کراس سے اعانت کی اپیل کی گئی ہے۔

لندن یکم ستمبر۔ کل فرانس پر اتحادی حملہ پر پورے ستر دن گزر چکے۔ ان ایام میں ۳۶۲۱ جرمن طیارے فضاء میں برباد کئے گئے۔ جو زمین پر تباہ ہوئے وہ علاوہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب فرانس پر حملہ ہوا۔ تو جرمنوں کے پاس پانچ ہزار طیارے وہاں تھے

کلکتہ یکم ستمبر۔ کارپوریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام نظر بند ملازموں کی ایام نظر بندی کی تنخواہ پوری دی جائے۔

امرتسر یکم ستمبر۔ محکمہ سول سپلائیز نے جو کپڑا ضبط کر رکھا تھا۔ وہ اب حکومت اور تاجروں کے مابین سمجھوتہ ہو جانے کی وجہ سے واگزار کر دیا گیا ہے۔ اب تاجر اس پر جلد از جلد مہریں لگا کر فروخت شروع کر دیں گے۔

واشنگٹن یکم ستمبر۔ پیرس کے عوام کے لئے اتحادیوں نے تین ہزار ٹن اناج بھیج دیا ہے۔ اور مزید مہیا کرنے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ خوراک کا سامان تقسیم کرنے کا سارا کام اتحادیوں نے فرانسیسی حکام کو سونپ دیا ہے۔

دہلی یکم ستمبر۔ وائسرائے کے ساتھ گورنروں کی سہ روزہ کانفرنس ختم ہو گئی۔ اور آج گورنر صاحبان اپنے اپنے صوبوں کو واپس چلے گئے۔

لندن یکم ستمبر۔ شمالی فرانس میں جرمن اب کوئی باقاعدہ مزاحمت نہیں کر رہے۔ اتحادی فوجیں دس سے بیس میل تک کی رفتار سے مشرق کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور جرمنی لکسمبرگ اور بلجیم کی طرف جا رہی ہیں۔ کینیڈین فوج نے دریا سوم کو پار کر کے بارہ میل چوڑا مورچہ قائم کر لیا ہے۔ ساتویں جرمن فوج کے کمانڈر کو عین اس وقت گرفتار کر لیا گیا جبکہ وہ ناشتہ کی تیاری کر رہا تھا۔ جنوبی فرانس میں اتحادی اب رون کی وادی کے شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

دہلی یکم ستمبر۔ دریائے چنڈون کا مغربی کنارہ دشمن سے بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔ شمالی برما میں صرف گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ شمالی برما میں امریکن اور چینی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سٹلویل ان دنوں دہلی آئے ہوئے ہیں۔

میڈرڈ یکم ستمبر۔ کئی ہزار جرمن سپاہی فرانس سے بھاگ کر سرحد پار کر کے سپین آ گئے ہیں جہاں سپینی حکام ان کے ہتھیار چھین رہے ہیں۔

ڈاکٹر عامر صاحب کا کنسنٹریٹڈ وائٹ سرپ

شربت سفید

دق اور سل کے لئے تریاق ہے۔ چالیس روز کی خوراک قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر پانچ روپے آٹھ آنے آنی چاہیئے۔

ڈاکٹر عامر اینڈ کمپنی کوچہ ڈوگراں امرتسر

حیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں۔ اپھارہ گڑگڑاہٹ۔ گرانی۔ متلی کا علاج ہیں۔ معدہ اور انتڑیوں کے امراض کے علاوہ پیٹ درد۔ سیفہ۔ اسہال دستے اور بچوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اس موسم میں ہر گھر میں ان کا موجود رہنا نہایت ضروری ہے

ایک روپیہ کی بیس گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah